کلامِ رضا میں محاورات اور ضرب الامثال

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی

بفیض حضور مفتی اعظم علامہ شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری برکاتی نوری علیہ الرحمۃ والرضوان
زیر سرپرستی : الحاج محمد سعید نوری مدظلہ العالی بانی رضا اکیڈمی ممبئی

کلامِ رضا میں محاورات اور ضرب الامثال

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی
۱۰۴، جسوتی، بریلی شریف

ناشر: نوری مشن، مالیگاؤں
رابطہ: مدینہ کتاب گھر، اولڈ آگرہ روڈ، مالیگاؤں-۴۲۳۲۰۳ ضلع ناسک

حرفِ چند

مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری برکاتی محدث بریلوی (ولادت: ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء وصال: ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) ۵۴ سے زیادہ علوم وفنون میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ جس پر آپ کی ایک ہزار کے لگ بھگ تصانیف وحواشی اور تعلیقات شاہد عدل ہیں۔ جہاں آپ تفسیر، حدیث، فقہ، منطق، ریاضی، سائنس اور علوم قدیمہ وجدیدہ کے امام تھے۔ وہیں شعروسخن اور فنون ادب میں معاصرین میں ممتاز تھے۔

امام احمد رضا کی سخن آرائی، ادبی وفنی مہارت، اور نعت گوئی کے موضوع پر سیکڑوں مقالات ومضامین قلم بند کئے جا چکے ہیں۔ ہندوپاک کی یونیورسٹیوں میں آپ کی عربی واردو نعت گوئی کے موضوع پر ڈاکٹریٹ (Ph.D) کے لئے ۶ مقالے لکھے جا چکے ہیں اور مزید لکھے جا رہے ہیں۔ اسی طرح ایم۔فل۔ (M.Phil) کے لئے جامعۃ الازہر مصر میں بھی ایک مقالہ لکھا گیا جبکہ دینی وعلمی خدمات اور دیگر موضوعات پر ہونے والے تحقیقی امور مستزاد ہیں۔

سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی ممتاز ادیب، محقق، دانش ور اور سخن داں وسخن طراز ہیں۔ موصوف کے بیسیوں مقالات ومضامین رضویات پر شائع ہو کر علمی دنیا میں مقبول ہو چکے ہیں۔ امام احمد رضا کی خدمات اور علمی مقام پر نئے نئے گوشے اجاگر کرتے رہتے ہیں۔ جس موضوع پر لکھتے ہیں خوب لکھتے ہیں۔ اسلوب تحریر دل نشیں، سنجیدہ، علمی اور تحقیقانہ ہے۔

پیش نظر مقالہ "کلام رضا میں محاورات اور ضرب الامثال" موصوف کے قلم کا ایک تحقیقی شاہکار ہے۔ ادبی موضوع پر یہ مقالہ بڑا وقیع اور انفرادی ہے۔ موصوف نے حدائق بخشش کے علاوہ "الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد" سے محاوروں کا مکمل جائزہ پیش فرمایا ہے۔

یہاں ایک سوال ابھرتا ہے کہ محاورہ کسے کہتے ہیں تو ڈاکٹر سیتی پریمی نے جو تعریف بیان کی وہ اس طرح ہے۔

"دو لفظوں یا اس سے زیادہ لفظوں کا وہ مجموعہ جو مصدر سے مل کر اور اپنے حقیقی معنی سے ہٹ کر مجازی معنی میں بولا جاتا ہے۔" (ماہنامہ معارف رضا کراچی، اکتوبر ۲۰۰۱ء ص ۹)

اس مقالہ میں نعتوں کی ترتیب کے لحاظ سے ردیف وار محاورے تحریر فرمائے گئے ہیں۔ محاورہ معنی کی روایت کے ساتھ دیا گیا، پھر متعلقہ شعر اور کہیں کہیں مطلب بھی بیان کر دئے گئے ہیں۔ حدائق بخشش سے ۱۹۶ محاورے اور ۳ ضرب الامثال اسی طرح "الاستمداد" سے ۳۷ محاورے اور ایک ضرب المثل الاستمداد کے موضوعات اور اس کے پس منظر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

بحمدہ تعالیٰ یہ نوری مشن کی ۳۲ ویں اشاعت ہے۔ ہم ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف) کے ممنون ہیں کہ آپ نے اپنا یہ مقالہ ہمیں اشاعت کے لئے عنایت فرمایا۔ حق تعالیٰ موصوف کے قلم کو مزید تب وتاب عطا فرمائے اس اشاعت کو شرف قبول عطا فرمائے اور ہمیں بیش از بیش دینی وعلمی نیز اشاعتی کاموں کا ذوق وشوق عطا کرے۔ آمین

بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

۲۶ ذی قعدہ ۱۴۲۸ھ

۸ دسمبر ۲۰۰۷ء

بروز سنیچر

غلام مصطفیٰ رضوی

نوری مشن مالیگاؤں

کلام رضا میں محاورات اور ضرب الامثال

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف)

اپنے کلام کی بابت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز (م ۱۹۲۱ء) کا یہ دعویٰ قطعاً درست اور سچ ہے کہ ۔
جو کہے شعر و پاس شرع دونوں کا حسن کیونکر آئے   لا اسے پیش جلوۂ زمزمۂ رضا کہ یوں
زمزمۂ رضا، نغمۂ عشق و محبت ہے۔ یہ اس عشق کا ترانہ ہے جو عشق جان بھی ہے اور ایمان بھی! یہی عشق نعت کا محرک اصلی ہے اور کلام رضا میں اسی عشق کی روشنی اور خوشبو لہریں لے رہی ہیں۔ اور اسی عشق کی صداقت اور جمال نے کلام رضا میں شعر اور پاس شرع کا حسن برپا کر دیا ہے۔

اسی عشق کی تب و تاب اور توانائی کے حوالے سے۔ پروفیسر نسیم قریشی مرحوم، سابق صدر شعبہ اردو، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ نے کلام رضا کی بابت یہ تاثرات پیش کئے ہیں:

''لوائے محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) ابد کی چوٹیوں پر ایک سرمدی شان کے ساتھ لہرا رہا ہے جس کے مقدس سائے تلے حدیث رضا جاوداں کامرانیوں سے سرفراز و شادکام ہو رہے ہیں۔''

نیز ''امام احمد رضا کا کلام باغ کامرانی کا سدابہار پھول ہے۔'' (ملخصاً: المیزان۔ امام احمد رضا نمبر بمبئی ۱۹۷۶ء)

لاریب! امام احمد رضا کا کلام باغ کامرانی کا وہ سدابہار پھول ہے جس کے رنگ و نکہت سے عقیدہ و ایمان کے جہان سے لیکر کائنات کے ذوق و وجدات عطر بیز اور شاداب ہیں۔

امام احمد رضا نے دراصل لفظ و احساس کا فاصلہ قرآن و حدیث کے سائے سائے اور عشق مصطفوی کی روشنی میں طے کیا ہے لہذا ان کا لفظ لفظ معتبر اور ہر ہر شعر حسن سچائی کا پیکر ہے۔

اب تک امام احمد رضا کی شاعری پر کافی کچھ لکھا جا چکا ہے اور خوب خوب لکھا گیا ہے۔ اپنی تحریروں اور جائزوں کی روشنی میں راقم یہ کہنے میں حق بجانب ہے کہ:

''حضرت امام احمد رضا کا کلام شرعی تقدیس، علمی شکوہ، لسانی بانکپن، ادبی جمال اور فنی کمال کا آئینہ دار، الغرض ایک شعری شاہکار ہے۔''

امام احمد رضا نے اپنے کلام میں عربی و فارسی کے باوصف ہندی اور علاقائی بولیوں کو بھی بہت ہی نفیس انداز میں برتا ہے نیز محاورات اور ضرب الامثال کا بھی بہت ہی خوبصورت اور برمحل استعمال فرمایا ہے جن کے سبب کلام کے ادبی و لسانی حسن اور لطف و مطالعہ کی کیفیت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

''کلام رضا میں محاورات کے استعمال'' پر بھی لکھا گیا ہے اور راقم نے بھی کلام رضا میں محاورات کا ایک جائزہ پیش کیا ہے لیکن ضرورت تھی کہ ان کے نعتیہ مجموعہ ''حدائق بخشش'' ہر سہ حصص کے محاورات اور ضرب الامثال نیز ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' میں شامل محاوروں کا بھی مکمل جائزہ پیش کیا جائے۔

''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' میں شامل محاورات کا جائزہ آخر میں پیش کیا جائے گا۔ ''حدائق بخشش

''ہر سہ حصص میں محاورات اور ضرب الامثال کا جائزہ نعتوں اور منقبتوں میں ساتھ ساتھ ردیف وار پیش کیا جائیگا۔ چونکہ حدائق بخشش حصہ کو کلام میں کچھ اشعار ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' میں بھی شامل ہیں لھذا اسمیں شامل محاورہ کو ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' ہی کے تحت شمار کیا جائیگا۔

محاورات کا جائزہ

''الف'' کی ردیف والی نعتوں اور منقبتوں میں

محاورہ(۱) دھارے چلنا: سوتے پھوٹنا، چشمے جاری ہونا

محاورہ(۲) تارے کھلنا: صاف رات میں تارے چمکنا

شعر(۱) دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا   تارے کھلتے ہیں سخا کے وہ ہے ذرہ تیرا

مصرہ: اس کا مطلب صاف ہے کہ حضور ﷺ کی عطا کے قطرے کا یہ عالم ہے کہ ان کے عطا کے قطرے سے چشمے جاری ہوتے ہیں یعنی ان کی عطاؤں کی کوئی حد وحساب نہیں۔

اسی طرح مصرہ دوم میں یہ مطلب ہے کہ قاسم کنز نعمت، تجی درتا صد جان محمد ﷺ کی سخاوت کی یہ شان ہے کہ ان کے سخا کے ذرے سے چرخ سخاوت پر تارے چمک اٹھتے ہیں یعنی ذرہ سخاوت کی وسعت اور گراں قدری کا بھی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ (ایک شعر میں دو محاورے)

محاورہ(۳) در سے پلنا: بھیک پر پلنا، در سے ہی گزارا ہونا

محاورہ(۴)۔ سر سے چلنا: بے حد تعظیم وتکریم کرنا

شعر(۲): اِنچا پلتے ہیں در سے وہ ہے باڑا تیرا   اِنچا چلتے ہیں سر سے وہ ہے رتبہ تیرا

شعر کا مطلب واضح ہے۔ (ایک شعر میں دو محاورے)

محاورہ(۵) پھریرا اڑنا: پرچم لہرانا، جھنڈا اونچا ہونا، شان وشوکت کا مظاہرہ ہونا

شعر(۳) فرش والے تیری شوکت کا علو کیا جانیں   خسروا عرش پہ اڑتا ہے پھریرا تیرا

محاورہ(۶) نظروں پہ چڑھنا: جچنا، بھلا معلوم ہونا، اچھا لگنا

شعر(۴) تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں   کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

محاورہ(۷) کلیجا بجھانا: جی ٹھنڈا کرنا

شعر(۵) بحر سائل کا ہوں سائل نہ کنویں کا پیاسا   خود بجھا جائے کلیجا میرا چھینٹا تیرا

محاورہ(۸) آنکھیں ٹھنڈی ہونا: تسلی وتشفی ہونا، دل خوش ہونا

شعر(۶) آنکھیں ٹھنڈی ہوں جگر تازے ہوں جانیں سیراب   سچے سورج وہ دل آرا ہے اجالا تیرا

محاورہ(۹) ٹکڑوں سے پلنا: بھیک سے پلنا

محاورہ(۱۰) جھڑکیاں کھانا: گھڑکیاں سننا، عتاب سہنا

شعر(۷) تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال   جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

محاورہ(۱۱) دل میلا کرنا: دل پر غم کرنا، دل میں کدورت ہونا

شعر(۸) تو جو چاہے تو ابھی میل میرے دل کے دھلیں　　کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

مطلب: اگر حضور ﷺ چاہیں تو دل کی آلودگی اور سیاہی ابھی پل بھر میں صاف ہو جائے اسلئے کہ انکے خدا نے انکا دل ہر تکبر سے پاک رکھا ہے اور وہ انہیں کبھی غم نہیں دیتا یعنی انکی مرضی نہیں ٹالتا، وہ جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے۔

محاورہ(۱۲) منہ تکنا: سہارے پر رہنا، منہ دیکھنا

محاورہ(۱۳) قدموں پہ مٹ جانا: جان نثار کر دینا

شعر(۹) کس کا منہ تکئے کہاں جایئے کس سے کہئے　　تیرے ہی قدموں پہ مٹ جائے یہ پالا تیرا

مطلب: حضور آپ (ﷺ) کے سوا کیوں کسی اور کا منہ دیکھوں اور اسکے سہارے رہوں۔ یہ آپ ہی کا پالا ہوا ہے۔ آپ ہی کے قدموں پر جان نثار کر دیگا۔

محاورہ(۱۴) کھیل بگڑ جانا: کام بگڑنا، کام خراب ہونا

شعر(۱۰) بگڑا جاتا ہے کھیل میرا　　آقا آقا سنوار آقا

محاورہ(۱۵) ہاتھ دینا: سہارا دینا

شعر(۱۱) منجھار پہ آکے ناؤ ٹوٹی　　دے ہاتھ کہ ہوں میں پار آقا

محاورہ(۱۶) منہ پڑنا: جرأت ہونا، حوصلہ پڑنا

شعر(۱۲) پھر منہ نہ پڑے کبھی خزاں کا　　دے دے ایسی بہار آقا

محاورہ(۱۷) تصور باندھنا: خیال باندھنا، خیال جمانا، دھیان لگانا

شعر(۱۳) ہوئے کم خوابی ہجراں میں ساتوں پردے کم خوابی　　تصور خوب باندھا آنکھوں نے استار تربت کا

مطلب: یہاں ایک کم خوابی سے مراد ہے نیند کی بے چینی اور دوسرے کمخوابی سے مراد ہے کمخواب جو کپڑے کی ایک قسم ہے۔ یہاں "صنعت تجنیس" ہے۔ شاعر اس شعر میں فراق محبوب یعنی سرکار ابد قرار ﷺ کی جدائی کے حوالے سے کہتا ہے کہ اس عالم فراق میں نیند کی ایسی بے چینی ہوئی کہ آنکھوں کے ساتوں پردے کم خواب (ریشم کے کپڑے) بنگئے اس لئے کہ آنکھوں نے آقا کے تربت کے کم خوابی استار یعنی حسین اور ریشمی غلافوں کا ایسا تصور باندھا۔

محاورہ(۱۸) رام ہونا: مطیع ہونا، فرمانبردار ہونا

شعر(۱۴) یاد رہ جائیں گی یہ بے باکیاں　　نفس تو تو رام ہو ہی جائے گا

محاورہ(۱۹) جی لرزنا: خوف یا اندیشہ ہونا، ڈرنا

شعر(۱۵) یا قافلتی زیدی اجلک رحمے بر حسرت تشنہ لبک　　مورا جیرا لرزے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

مطلب: اے میرے قافلے قیام کی مدت زیادہ کر، میری تشنہ لبی کی حسرت پر رحم کر، ابھی روضہ کے دیدار سے دل نہیں بھرا ہے۔ میرا جی لرز رہا ہے، خوف سے کانپ رہا ہے کہ کہیں طیبہ سے جانے کی خبر نہ آجائے لہذا اے

قافلے طیبہ سے جانے کی ابھی خبر نہ سنانا۔

چونکہ یہ نعت چار زبانوں میں ہے جس میں یورپی زبان بھی شامل ہے اور یورپی میں ''جی لرزنے'' کو جیرا لرجنا کہتے ہیں لہذا جیرا لرجنا محاورہ ہے (جی لرزنا)۔

محاورہ(۴۰) نہال کرنا: خوش کرنا، مراد کو پہنچانا

شعر(۱۶) خراب حال کیا، دل کو پر ملال کیا تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

شعر(۱۷) تو جس کے واسطے چھوڑ آیا طیبہ سا محبوب بتا تو اس ستم آرا نے کیا نہال کیا

محاورہ(۴۱) ضیاء بڑھنا: روشن بڑھنا

شعر(۱۸) بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

یہی محاورہ ''ضیا بڑھنا'' اگلے شعر میں بھی ہے۔

محاورہ(۴۲) ہوا بندھنا: دھاک بندھنا، شہرت ہوجانا

محاورہ(۴۳) خاک اڑنا: ویران ہوجانا، ختم ہوجانا، خشک ہوجانا

محاورہ(۴۴) آتش پہ پانی پھرنا: آگ بجھ جانا، سرد ہوجانا

شعر(۱۹) بندھ گئی تیری ہوا ساوا میں خاک اڑنے لگی بڑھ چلی تیری ضیا آتش پہ پانی پھر گیا

ایک شعر میں چار محاورے۔ ہر مصرع میں دو دو محاورے

حضور نبی امی ﷺ کی آمد پاک کی ایسی دھوم مچی، ایسی دھاک بندھی کہ دریائے ساوہ میں خاک اڑنے لگی پھر وہ خشک ہوگیا اور آپ (ﷺ) کی تجلی اتنی ضیاریز ہوئی کہ فارس کا آتش کدہ جو ہزار سال سے دہک رہا تھا، یک بیک بجھ گیا اور اسکی بھڑکتی ہوئی آگ پر پانی پھر گیا۔

محاورہ(۴۵) بیڑا پار ہونا: مشکل آسان ہونا

محاورہ(۴۶) بجرا اترنا: کشتی کنارے سے لگنا، خطرے سے نکل جانا

شعر(۲۰) تیری رحمت سے صفی اللہ کا بیڑا پار تھا تیرے صدقے سے نجی اللہ کا بجرا اتر گیا

ایک شعر میں دو محاورے، یہ محاورے تلمیحی بھی ہیں۔ حضور ﷺ کی رحمت کے صدقے حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش معاف ہوئی اور آپ ہی کے طفیل حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کو کنارا ملا۔

محاورہ(۴۷) مجرے کو جھکنا: جھک کر سلام کرنا

محاورہ(۴۸) تھرتھرا کر گرنا: زمیں بوس ہوجانا

شعر(۲۱) تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا تیری آمد تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا

ایک شعر میں دو محاورے۔ حضور ﷺ کی ولادت پاک پر بیت اللہ مجرے کو جھک گیا یعنی سلامی پیش کرنے لگا، خوشی میں جھوم اٹھا اور خانہ کعبہ میں جو بت تھے وہ حاکم کائنات ﷺ کے خوف و ہیبت سے سرنگوں ہوگئے۔

محاورہ(۴۹)۔ منہ پھرنا: رخ پھر جانا، بھاگ جانا، شکست کھانا، دل بھر جانا، سیر ہوجانا

امام احمد رضا نے منہ پھرنا کے دونوں معنی لئے ہیں اور دو شعر الگ الگ کہے ہیں۔ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

شعر(۲۲) میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی کنکریاں تھی وہ   جن سے اتنے کافروں کا منہ پھر گیا

شعر(۲۳) کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر   جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

دونوں اشعار تلمیحی ہے۔ دونوں میں سرورِ کونین ﷺ کے معجزات کا ذکر ہے۔ شعر ۲۲ میں اس طرف اشارہ ہے کہ جب حضور ﷺ کنکریاں دم کر کے اپنے ہاتھوں سے مشرکین (اعداء) کی طرف پھینکی تو وہ جنگ سے منہ موڑ کر یعنی ہزیمت اٹھا کر بھاگ گئے۔ شعر ۲۳ میں اس جانب اشارہ ہے کہ حضور ﷺ کے دم کردہ تھوڑے سے دودھ میں ایسی برکت ہے کہ آپ کے ستر اصحاب اسے پی کر سیر ہو گئے۔

محاورہ(۳۰) ٹھوکریں کھانا: بھٹکنا، ذلیل ورسوا ہونا

شعر(۲۴) ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑ رہو   قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

محاورہ(۳۱) خاک کرنا: جلا کر راکھ کرنا، برباد کرنا، مٹانا

شعر(۲۵) اللہ ہمیں خاک کرے اپنی طلب میں   یہ خاک تو سرکار سے تمغا ہے ہمارا

محاورہ(۳۲) خاک نہ سمجھنا: کچھ نہ سمجھنا، حقیقت سے ناواقف ہونا (کسی چیز سے)

شعر(۲۶) اے مدعیو! خاک کو تم خاک نہ سمجھے   اس خاک میں مدفوں شہ بطحا ہے ہمارا

محاورہ(۳۳) خاک اڑانا: سرگرداں پھرنا، آوارہ پھرنا

شعر(۲۷) ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی   آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

محاورہ(۳۴) باڑا بٹنا: صدقہ، خیرات بٹنا

شعر(۲۸) صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا   صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

محاورہ(۳۵) کلمہ پڑھنا: اطاعت وفرمانبرداری کرنا، عاشق وشیدا ہونا

شعر(۲۹) باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا   مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

محاورہ(۳۶) رنگ بدلنا: حالت بدلنا، انقلاب ہونا

شعر(۳۰) آئی بدعت چھائی ظلمت رنگ بدلا نور کا   ماہ سنت مہر طلعت لے لے بدلا نور کا

محاورہ(۳۷) ماتھے سہرا رہنا: سر سہرا رہنا، کامیابی کا دارومدار ہونا، کامیابی ہونا

محاورہ(۳۸) بخت جاگنا: تقدیر بدلنا

محاورہ(۳۹) ستارہ چمکنا: تقدیر چمکنا

شعر(۳۱) تیرے ہی ماتھے رہا اے جان سہرا نور کا   بخت جاگا نور کا چمکا ستارا نور کا

(ایک شعر میں تین محاورے، مصرع ثانی میں دو محاورے)

محاورہ(۴۰) پیالہ بھرنا: پیالہ پر ہونا

محاورہ(۴۱) دن دونا ہونا: ترقی ہونا، اضافہ ہونا

شعر(۳۲) میں گدا تو بادشاہ بھر دے پیالہ نور کا   نور دن دونا ترا ڈال دے صدقہ نور کا

محاورہ(۴۲) سر جھکانا: اطاعت کرنا، سر تسلیم خم کرنا

محاورہ(۴۳) بول بالا ہونا: بات بڑی ہونا، اقبال یاور ہونا

شعر(۳۳) تاج والے دیکھ کر تیرا عمامہ نور کا   سر جھکاتے ہیں الٰہی بول بالا نور کا

(اس شعر کے مصرع ثانی میں دو محاورے ہیں)

محاورہ(۴۴) سونا چڑھنا: رنگ نکھرنا، چمک بڑھنا

شعر(۳۴) آب زر بنتا ہے عارض پر پسینہ نور کا   مصحف اعجاز پر چڑھتا ہے سونا نور کا

محاورہ(۴۵) ماتھا جھکنا: سر اطاعت خم ہونا، بندگی کرنا، سجدہ کرنا

شعر(۳۵) تیرے آگے خاک پر جھکتا ہے ماتھا نور کا   نور نے پایا ترے سجدے سے سیما نور کا

محاورہ(۴۶) ترانہ گانا: مدح سرائی کرنا، گن گانا

محاورہ(۴۷) ہرا بجنا: سریلی آواز نکلنا، دھن بجنا

شعر(۳۶) وصف رخ میں گاتی ہیں حوریں ترانہ نور کا   قدرتی بینوں میں کیا بجتا ہے ہرا نور کا

محاورہ(۴۸) دل جلنا: بے قراری بڑھنا، حالت خراب ہونا

محاورہ(۴۹) کلیجا ٹھنڈا ہونا: جی ٹھنڈا ہونا، سکون پا جانا، تسلی ہو جانا

شعر(۳۷) ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا   تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجا نور کا

محاورہ(۵۰) توڑا ہونا: کمی ہونا

محاورہ(۵۱) توڑا لینا: سوغات لینا، خیرات لینا، مال و زر لینا

شعر(۳۸) جو گدا دیکھو لئے جاتا ہے توڑا نور کا   نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا

محاورہ(۵۲) مچلکا لکھنا: عہد نامہ یا اقرار نامہ تحریر کرنا

شعر(۳۹) دیکھ ان کے ہوتے نازیبا ہے دعویٰ نور کا   مہر لکھ دے یاں کے ذروں کو مچلکا نور کا

مطلب: نور مجسم، سرکار ابد قرار ﷺ کے ہوتے اے سورج اپنی روشنی یا چمک کا دعویٰ قطعاً نازیبا ہے۔ سرکار کے در پاک کے ذروں (طیبہ کے ذروں) کی تابانی کے آگے ہی تیری چمک ماند ہے۔ تو تو یہاں کے ذروں کو مچلکا لکھ دے اور آئندہ یہ حرکت نازیبا کرنے کی جسارت نہ کرنا۔

محاورہ(۵۳) ماتھے ٹیکا ہونا: پیشانی چمکنا، سر بلند ہونا

شعر(۴۰) یاں بھی داغ سجدۂ طیبہ ہے تمغا نور کا   اے قمر کیا تیرے ہی ماتھے ہے ٹیکا نور کا

مطلب: طیبہ کے سجدے کے داغ سے پیشانی چمک رہی ہے اور تمغہ نور حاصل ہوا ہے۔ اے چاند صرف تیرے ہی ماتھے پر نور کا ٹیکا نہیں ہے۔

محاورہ(۵۴) لو لگانا: تصور باندھنا، ہر وقت دھیان لگانا، دل لگانا، عشق کرنا

شعر(۴۱) شمع ساں ایک ایک پروانہ ہے اس با نور کا نورِ حق سے لو لگائے دل میں رشتہ نور کا

محاورہ(۵۵) آئینہ اندھا کرنا: آئینہ کو اندھا کرنا

محاورہ(۵۶) آنکھیں مانگنا: روشنی مانگنا

شعر(۴۲) کس کے پردے نے کیا آئینہ اندھا نور کا مانگتا پھرتا ہے آنکھیں ہر نگینہ نور کا

(ایک شعر میں دو محاورے)

محاورہ(۵۷) منہ نکل آنا: چہرہ کمزور پڑ جانا، لاغر ہو جانا

شعر(۴۳) تم مقابل تھے تو پہروں چاند بڑھتا نور کا تم سے چھٹ کر منہ نکل آیا ذرا سا نور کا

محاورہ(۵۸) پر مارنا: رسائی نہ ہونا

شعر(۴۴) آنکھ مل سکتی نہیں در پہ ہے پہرا نور کا تاب ہے بے حکم پر مارے پرندہ نور کا

محاورہ(۵۹) چھینٹا دینا: کسی پر چلو بھر پانی وغیرہ چھڑکنا، چیچک کے مرجھائے ہوئے پر سونے کا پانی چھڑکنا، بے ہوش پر پانی چھڑکنا یا پانی کا چھینٹا مارنا

شعر(۴۵) تاب مہرِ حشر سے چونکے نہ کشتہ نور کا بوندیاں رحمت کی آئیں چھینٹا نور کا

محاورہ(۶۰) جھلکا لانا: عکس لانا، جلوہ لانا، پرتو لانا

شعر(۴۶) تابِ حسنِ گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول نو بہاریں لائیں گی گرمی کا جھلکا نور کا

محاورہ(۶۱) قدم پھرنا: پیچھے پلٹنا

شعر(۴۷) تاب سم سے چوندھیا کر چاند انھیں قدموں پھرا ہنس کے بجلی نے کہا دیکھا چھلاوا نور کا

محاورہ(۶۲) اشارہ پر چلنا: ایما، پر چلنا، مرضی مطابق کام کرنا

شعر(۴۸) چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

محاورہ(۶۳) کلمہ پڑھنا: مسلمان کرنا

شعر(۴۹) اور تم پر میرے آقا کی عنایت نہ سہی نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

محاورہ(۶۴) آنکھ جھپکنا: آنکھ بھینچنا، آنکھ نیچی ہونا، جھینپ جانا

شعر(۵۰) آنکھ خورشید قیامت کی جھپکنے جو لگی پردہ افگن ہوا چہرۂ تاباں کس کا

(حدائق بخشش حصہ سوم سے)

محاورہ(۶۵) رنگ اڑانا: طرز و انداز اڑانا

شعر(۵۱) آفت جان عنا دل ہے ترا حسن اے گل رنگ اڑایا ہے اے جانِ گلستاں کس کا (ایضاً)

محاورہ(۶۶) تصویر بنانا: بے حس و حرکت ہو جانا، بت بن جانا

شعر(۵۲) جب ہوا چرخ مرے ماہ رسالت کا میسر چاند حیرت سے بنا ابر و نقش تصویر (ایضاً)

محاورہ(۶۷) آنکھ اٹھا کر نہ دیکھنا: خاطر میں نہ لانا، توجہ نہ دینا

شعر(۵۳)(خمسہ کا ایک نمبر)

مال دینا تو کوئی چیز نہیں ہے سرمد　　آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھوں لوئے ملک ابد

سب یہ الفت کی بدولت ہے غنائے بیحد　　جنت !آفریں اے دولت عشق احمد

میں غدائی کے پردہ میں بھی سکندر نکلا

فصل دوم در منقبت آقائے اکرم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محاورہ(۶۸) آنکھیں ملنا:عقیدت سے آنکھوں کو گھسنا یا ملنا

شعر(۵۴) سر بھلا کوئی کیا جانے ہے کہ ہے کیسا تیرا　　اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

ضرب المثل(۱) آب آمد تیمم برخاست:اصل چیز کے آنے پر فرع کا کیا کام

شعر(۵۵) آب آمد وہ کہے اور میں تیمم برخاست　　مشت خاک اپنی ہو اور نور کا اہلا تیرا

محاورہ(۶۹) پہرا دینا:دربانی کرنا نگہبانی کرنا

شعر(۵۶) میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد　　ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

محاورہ(۷۰) چہرہ لکھوانا یا چہرہ لکھانا:نوکری کرنا،دفتر میں حلیہ درج کرانا

شعر(۵۷) فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع　　چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

محاورہ(۷۱) مجرا بجالانا:آداب وتسلیم بجالانا،جھک کر تعظیم پیش کرنا

شعر(۵۸) صف ہر شجرہ میں ہوتی ہے سلامی تیری　　شاخیں جھک جھک کے بجالاتی ہیں مجرا تیرا

فصل سوم در منقبت آقائے اکرم حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محاورہ(۷۲) گردن جھکنا:اطاعت کرنا

محاورہ(۷۳) سر بچھنا:عقیدت میں سر اطاعت خم ہوجانا

محاورہ(۷۴) دل ٹوٹنا:عقیدت سے دل بچھ جانا

شعر(۵۹) گردنیں بچھ گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے　　کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

محاورہ(۷۵) ہاتھ اوچھا پڑنا:پورا وار نہ بیٹھنا،ہاتھ اوچھا نہ پڑنا،پورا وار بیٹھنا

شعر(۶۰) کوہ سر کھ ہو تو اک وار میں دو پر کالے　　ہاتھ اٹھتا ہی نہیں بھول کے اوچھا تیرا

محاورہ(۷۶) بول بالا ہونا:بات بڑی ہونا،اقبال یاور ہونا

شعر(۶۱) ورفعنا لک ذکرک کا ہے سایہ تجھ پر　　بول بالا ہے ذکر ہے اونچا تیرا

طوطے اڑجانا:بدحواس ہوجانا،ہاتھ سے نکل جانا

شعر(۶۲) باز اشہب کی غلامی سے یہ آنکھیں پھرتی　　دیکھ اڑجائیگا ایمان کا طوطا تیرا

محاورات، ردیف ''ب'' کی نعت ومنقبت سے

محاورہ(۷۸) سر کٹانا: جان نثار کرنا، قربان ہو جانا

شعر(۶۳) حسن یوسف سے کٹیں مصر میں انگشت جناں سر کٹاتے ہیں ترے نام پہ مردان عرب

محاورہ(۷۹) صدقے ہو جانا: قربان ہو جانا

شعر(۶۴) صدقے ہونے کو چلی آتے ہیں لاکھوں گلزار کچھ عجب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب

محاورہ(۸۰) ولولہ اٹھنا: امنگ اٹھنا، امنگ پیدا ہونا، جوش پیدا ہونا

شعر(۶۵) پھر اٹھا ولولہ یاد مغیلان عرب پھر کھنچا دامن دل سوئے بیابان عرب

محاورہ(۸۱) پھولنا پھلنا: سرسبز وبا آور ہونا

شعر(۶۶) صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار کچھ عرب رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب

محاورہ(۸۲) چرچا ہونا: ذکر ہونا، شہرت ہونا

محاورہ(۸۳) پھول کھلانا: پھول مرجھانا

شعر(۶۷) چرچے ہوتے ہیں یہ کھلائے ہوئے پھولوں میں کیوں یہ دن دیکھنے پاتے جو بیابان عرب

محاورہ(۸۴) بے دام کے بندے: غلام ہونا

شعر(۶۸) تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسان عجم تیرے بے دام کے بندے ہیں ہزاران عرب

محاورہ(۸۵) بے دام کے بندی ہونا: بغیر کسی جال کے گرفتار ہونا، خود بخود گرفتار ہونا، فریفتہ ہونا

شعر(۶۹) تیرے بے دام کے بندے ہیں رئیسان عجم تیرے بے دام کے بندے ہیں ہزاران عرب

حدائق بخشش حصہ سوم سے۔منقبت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

محاورہ(۸۶) مجرے میں جھکنا: سلامی بجالانا، تعظیم وتکریم کا اظہار کرنا

شعر(۷۰) جھکا اس قدر تیرے مجرے میں شاہا ہوا اتنی سربلندی کا طالب

محاورہ(۸۷) حال آئینہ ہونا: صحیح حالت معلوم ہونا

شعر(۷۱) مجھے پتی پتی کا حال آئینہ ہے نہیں کوئی پھل پھول آنکھوں سے غائب

محاورہ(۸۸) مزے لوٹنا: عیش کرنا، عیش منانا، آرام سے ہونا

شعر(۷۲) مہکتے ہیں گلشن مہکتے ہیں دامن مزے لوٹتی ہے مشام مراقب

حدائق بخشش حصہ سوم سے

محاورہ(۸۹) کانٹوں میں الجھنا: جھگڑے میں الجھنا، فساد میں مبتلا ہونا

شعر(۷۳) پنہ رب کی موضوع کی کاوشوں سے جو کانٹوں میں الجھے وہ پے یہ مصائب

محاورہ(۹۰) تعلیم پانا: علم سیکھنا، تربیت پانا

شعر(۷۴) مگر دید والوں سے تعلیم پائی   کہ وصف زنا ٹھہرا اسی اعناقب

محاورہ(۹۱) آنسو بہانا: رونا، آنسوے بہانا، گریہ وزاری کرنا

شعر(۷۵) جہنم میں دیتے ہیں قاتل کو پانی   بہانے ہے آنسو بہانے کا کاذب

محاورہ(۹۲) پھولنا پھلنا: سرسبز وبا آور ہونا

شعر(۷۶) الٰہی پھلیں پھولیں اعدا مگر یوں   کہ خارش میں جس طرح جسم اکالب

''ت'' کی ردیف کی نعت پاک سے

محاورہ(۹۳) تھک کر بیٹھنا: ہمت ہار جانا، جی چھوڑ دینا

شعر(۷۷) تھک کے بیٹھے تو دردِ دل پہ تمنائی دوست   کون سے گھر کا اجالا نہیں زیبائی دوست

محاورہ(۹۴) تماشا کرنا: کرتب دکھانا، نظارہ کرنا

شعر(۷۸) انکو یکتا کیا اور خلق بنائی یعنی   انجمن کرکے تماشا کریں تنہائی دوست

''د'' کی ردیف کے کلام میں (قصیدۂ درودیہ میں)

محاورہ(۹۵) نبض چھٹنا: نزع کا عالم ہونا، نبضوں کا ساقط ہو جانا

شعر(۷۹) جان و جہان مسیح داد کہ دل ہے جریح   نبض چھٹیں دم چلا تم پہ کروروں درود

محاورہ(۹۶) آسرا ہونا: بھروسہ ہونا، سہارا ہونا

شعر(۸۰) آس ہے نہ کوئی پاس ایک تمہاری ہے آس   ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

محاورہ(۹۷) کوڑی کے تین (محاورہ تو ہے کوڑی کے تین تین بکنا لیکن یہاں کوڑی کے تین سے بھی اسی محاورہ کا مطلب نکلتا ہے یعنی بے قدر یا حقیر ہونا لھذا اسے محاورہ میں شمار کرلیا ہے)

شعر(۸۱) گندے نکمے کمین مہنگے ہوں کوڑی کے تین   کون ہمیں پالتا تم پہ کروروں درود

''ر'' کی ردیف کی نعتوں اور منقبتوں میں

محاورہ(۹۸) خبر لینا: حال دریافت کرنا، دستگیری کرنا، مدد کو آنا

چونکہ نعت پاک کی ردیف ہے ''بے خبر'' (خبر لینا) لہٰذا پوری نعت کے ۱۲ اشعار میں یہ محاورہ ہے علاوہ اس کے دوسرے محاورات ملاحظہ کیجئے۔

محاورہ(۹۹) تھک کر بیٹھنا: جی چھوڑ دینا، عاجز ہو کر کام چھوڑ دینا

شعر(۸۲) پہنچے پہنچنے والے تو منزل مگر شہا   ان کی جو تھک کے بیٹھے سرِ راہ سے خبر

محاورہ(۱۰۰) راہ تکنا: انتظار کرنا، آس لگائے بیٹھنا

شعر(۸۳) مجرم کو بارگاہ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بے کسی میں تری راہ سے خبر

نوٹ: اب اشعار کی تعداد ۱۰۹ ہوگئیں

حدائق بخشش حصہ سوم (قصیدۂ عائشہ)

محاورہ(۱۰۱) پہرا دینا: دربانی کرنا، نگہبانی کرنا

شعر(۱۱۰) مردم دیدہ نظر بند ہیں اب لے کے عصا پہرہ دیتا رہے دنبالہ سرمہ درپے

محاورہ(۱۰۲) نیل ڈھلنا: موت کے آنسو پیدا ہونا

شعر(۱۱۱) نیل ڈھل جائیگا آنکھوں کا فلک یاد رہے وا اگر یونہی رہی آج بھی چشم اختر

محاورہ(۱۰۳) خاک اڑانا: سرگرداں پھرنا، آوارہ پھرنا

شعر(۱۱۲) خاک اڑائی پھری آوارہ ہر دشت و چمن اب حضوری کی ہوا سر میں اے یاد کر

محاورہ(۱۰۴) منہ کالا کرنا: چہرے پر سیاہی ملنا، رسوا کرنا

شعر(۱۱۳) سورۂ نور نے کالے کیے منہ اعدا کے لعنۃ اللہ علی کلی شقی اکفر

محاورہ(۱۰۵) تیل نکلنا: طاقت زائل ہونا، دوالہ نکل جانا

شعر(۱۱۴) تیل بھی خوب ہی نکلے گا تپ محشر میں آج جس دل میں تراسوئے ادب ہے پل بھر

''ل'' کی ردیف کی نعت و منقبت میں

محاورہ(۱۰۶) حسرت نکلنا: خواہش پوری ہونا

شعر(۱۱۵) دل کھول کے خوں رولے غم عارض شہ میں نکلے تو کہیں حسرت خوں نابہ شدت پھول

ضرب المثل(۲) سر منڈاتے ہی اولے پڑنا: کام شروع کرتے ہی نقصان ہونا

شعر(۱۱۶) سر منڈاتے ہی اولے پڑگئے تجھ سے پالا پڑا محب رسول

محاورہ(۱۰۷) تاب نہ لانا: برداشت نہ کرنا

شعر(۱۱۷) میرے خنجر کی تاب لا نہ سکے خاک پہنچے گی تا محب رسول

''م'' کی ردیف کی نعتوں میں

محاورہ(۱۰۸) منہ دیکھنا: صورت دیکھنا

شعر(۱۱۸) منہ بھی دیکھا ہے کسی کے عفو کا دیکھ او عصیاں نہیں بے یار ہم

محاورہ(۱۰۹) آنکھ میں کھٹکنا: آنکھ میں چبھنا، ناگوار ہونا

شعر(۱۱۹) نیت سے کھٹکے سب کی آنکھ میں پھول ہوکر کیا بن گئے کیا خار ہم

محاورہ(۱۱۰) دم میں دم آنا: جان میں جان آنا، زندگی کی امید ہونا، تسلی ہونا

شعر(۱۲۰) جس طرف اٹھ گئیں دم میں دم آگیا اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

''ن'' کی ردیف کی نعتوں میں

محاورہ(۱۱۱) آنکھوں کا تارا: بہت ہی پیارا، روشنی

شعر(۱۲۱) عارض شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

محاورہ(۱۱۲) بخار نکلنا: حسرت نکلنا

شعر(۱۲۲) اشک برساؤں چلے کوچہ جاناں سے نسیم یا خدا جلد کہیں نکلے بخار دامن

محاورہ(۱۱۳) نظر (نظروں) سے گرنا: ذلیل و بے قدر ہونا

شعر(۱۲۳) مولیٰ دہائی نظروں سے گر کر جلا غلام اشک مژہ رسیدہ چشم کباب ہوں

محاورہ(۱۱۴) پر جلنا: طاقت زائل ہونا، کس بل نکلنا

شعر(۱۲۴) پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں کیف کے پر جہاں جلیں کوئی بتائے کیا کہ یوں

محاورہ(۱۱۵) چھاؤنی چھانا: مسکن بنانا، ڈیرہ ڈالنا

شعر(۱۲۵) دیکھ کے حضرے غنی پھیل پڑے فقیر بھی چھائی ہے اب تو چھاؤنی حشر ہی آنہ جائے کوئی

محاورہ(۱۱۶) خار کھانا: حسد کرنا، جلنا، دشمنی رکھنا

شعر(۱۲۶) خوش رہے عندلیب خار حرم مجھے نصیب مری

محاورہ(۱۱۷) صبر دینا: تسکین دینا، صبر نہ دینا: تسکین نہ دینا

شعر(۱۲۷) سنگ در حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

محاورہ(۱۱۸) نظر چرانا: نظر بچانا، کترانا

محاورہ(۱۱۹) آنکھ میں پھرنا: نقشہ جم جانا

شعر(۱۲۸) کس کی نگاہ کی حیا پھرتی ہے [illegible] ست ناز نے ہم سے نظر چرائی کیوں

محاورہ(۱۲۰) نظر میں پھرنا: تصور میں آجا[illegible] دینا

شعر(۱۲۹) حور جناں ستم کیا طیبہ [illegible] کے پردۂ حجاز دیس کی چیز گائی کیوں

محاورہ(۱۲۱) سر پیٹنا: ماتم کرنا، آہ و بکا کرنا

شعر(۱۳۰) عرض کروں حضور سے دل کی تو میرے خیر ہے پیٹتی سر کو آرزو دشت حرم سے آئی کیوں

محاورہ(۱۲۲) آنکھوں میں آنا: نظروں میں آنا، نظروں میں بس جانا

محاورہ(۱۲۳) دل میں گھر کرنا: دل میں اتر جانا، دل میں بس جانا

شعر(۱۳۱) ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

محاورہ(۱۲۴) دن پھرنا: برے دن دور ہونا، اچھے دن آنا

شعر(۱۳۲) وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

محاورہ(۱۲۵) دربدر پھرنا: آوارہ پھرنا، سرگرداں پھرنا

شعر(۱۳۳) جو ترے در سے یار پھرتے ہیں در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

محاورہ(۱۲۶) وردی بولنا: کوئی خبر دینا، رپورٹ دینا، مجروں کا کوئی خاص خبر دینا

شعر(۱۳۴) وردیاں بولتے ہیں ہر کارے پہرہ دیتے سوار پھرتے ہیں

محاورہ(۱۲۷) لنگر اٹھانا: جہاز یا کشتی روانہ کرنا، رسہ کھول کر کشتی آگے بڑھانا

شعر(۱۳۵) آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیے ہیں

محاورہ(۱۲۸) دریا بہانا: بہت رونا

شعر(۱۳۶) اللہ کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

محاورہ(۱۲۹) سکہ جمانا: رعب قائم کرنا، حکومت جمانا

شعر(۱۳۷) ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے

نوٹ: (اس محاورہ پر اہل زبان غور فرمائیں اور اپنا مشورہ دیں)

محاورہ(۱۳۰) راہ نکالنا: راستہ نکالنا، وسیلہ پیدا کرنا

شعر(۱۳۸) کیا لکیروں میں ید اللہ خط سرو آسا لکھا راہ یوں اس راز لکھنے کی نکالی ہاتھ میں

محاورہ(۱۳۱) اوس پڑنا: پژمردہ ہونا، جوش فرو ہونا

شعر(۱۳۹) اوس مہر حشر پہ پڑ جائے پیاسو تو سہی اس گل خنداں کا رونا گریہ شبنم نہیں

محاورہ(۱۳۲) منہ میں زبان نہ ہونا: گونگا ہونا

شعر(۱۴۰) ترے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زبان نہیں نہیں بلکہ جسم میں جان نہیں

محاورہ(۱۳۳) جی بھرنا: سیری ہونا

شعر(۱۴۱) کروں تیرے نام پہ جاں فدا نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروروں جہاں نہیں

محاورہ(۱۳۴) کھلکھلانا: خرم وشاداں ہونا

محاورہ(۱۳۵) جامہ سے نکلنا: اترانا، فخر کرنا

شعر(۱۴۲) جب صبا آتی ہے طیبہ سے ادھر کھلکھلا پڑتی ہیں کلیاں یکسر
پھول جامہ سے نکل کر باہر رخ رنگیں کی ثنا کرتے ہیں

محاورہ(۱۳۶) بلا ٹوٹنا: مصیبت آن پڑھنا

محاورہ(۱۳۷) دامن میں چھپنا: پناہ لینا

شعر(۱۴۳) ٹوٹ پڑتی ہیں بلائیں جن پر جن کو ملتا نہیں کوئی یاور
ہر طرف سے وہ پر ارماں ہو کر پھر ان کے دامن میں چھپا کرتے ہیں

محاورہ(۱۳۸) میلا لگا رہنا: ہجوم لگا رہنا

شعر(۱۴۴) میلا لگا ہے شان مسیحا کی دید ہے مردے جلا رہا ہے خرام ابوالحسین
(منقبت حضرت نوری میاں مارھروی علیہ الرحمہ)

حدائق بخشش حصہ سوم سے

محاورہ(۱۳۹) ناؤ کنارے لگانا: مشکل آسان کرنا

محاورہ(۱۴۰) بیڑا پار کرنا: مشکل آسان کرنا، سہارا دینا

شعر(۱۴۵) ہماری ناؤں کنارے لگائیں گے اک روز وہی جو بے کسوں کے بیڑے پار کرتے ہیں

محاورہ(۱۴۱) ملاریں گانا: برسات کے گیت گانا

شعر(۱۴۶) باغ دل میں وجد کے جھولے پڑے آرزوئیں پھر ملاریں گا چلیں

''و'' کی ردیف کے کلام

محاورہ(۱۴۲) حال کھلنا: راز افشا ہونا، حال معلوم ہو جانا

شعر(۱۴۷) تار شیرازۂ مجموعہ کونین ہیں یہ حال کھل جائے جو اک دم ہوں کنارے گیسو

محاورہ(۱۴۳) آپ میں آنا: ہوش میں آنا

شعر(۱۴۸) دیر سے آپ میں آنا نہیں ملتا ہے ہمیں کیا ہی خود رفتہ کیا جلوہ جاناں ہم کو

محاورہ(۱۴۴) خاک ہونا: مٹ جانا

شعر(۱۴۹) خاک ہو جائیں در پاک پہ حسرت مٹ جائے یا الٰہی نہ پھرا بے سر و ساماں ہم کو

محاورہ(۱۴۵) آنکھوں میں سمانا: آنکھوں میں نقشہ جم جانا یا تصویر بن جانا

شعر(۱۵۰) جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

''ی، ے'' کی ردیف کے کلام میں

محاورہ(۱۴۶)۔ آس لگنا: امید بندھنا

شعر(۱۵۱) پانسو سال کی راہ ایسی ہے جیسے دو گام آس ہم کو بھی لگی ہے تری شنوائی کی

محاورہ(۱۴۷) آئینہ بندی کرنا: آرائش کرنا

شعر(۱۵۲) عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں سوئے حق جب سدھار اہمارا نبی

محاورہ(۱۴۸) دریا چڑھنا: دریا کا تغیانی پر آنا، جوش پر آنا

محاورہ(۱۴۹) دل سے اترنا: فراموش کر دیا جانا، بے وقعت ہو جانا

شعر(۱۵۳) دریا ہے چڑھا ہے تیرا کتنی ہی اڑائیں خاک اتریں گے کہاں مجرم اے عفو تیرے دل سے

محاورہ(۱۵۰) دانت پیسنا: نہایت غصہ ہونا

شعر(۱۵۴) شب بھر سونے ہی سے غرض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے

محاورہ(۱۵۱) صدمے اٹھانا: رنج ہونا، تکلیف جھیلنا

شعر(۱۵۵) تجھ سے جو اٹھائے میں نے صدمے ایسے نہ ملے کسی سے

محاورہ(۱۵۲) کام پڑنا: واسطہ پڑنا، ضرورت پیش آنا

شعر(۱۵۶) اف رے خود کام بے مروت کام پڑتا ہے آدمی سے

محاورہ(۱۵۳) خاک میں ملنا: برباد ہونا،

محاورہ(۱۵۳) غبار نکلنا: کدورت نکلنا

شعر(۱۵۷) ہم خاک میں مل چکے کب کے نکلا نہ غبار تیرے جی سے

محاورہ(۱۵۴) چالیں چلنا: فریب دینا

شعر(۱۵۸) جو تم کو نہ جانتا ہو حضرت چالیں چلئے اس اجنبی سے

محاورہ(۱۵۵) دامن کی ہوا دینا: بے ہوش کو دامن سے پنکھا کر کے ہوش میں لانا

شعر(۱۵۹) کشتگان گرمئ محشر کو وہ جان مسیح آج دامن کی ہوا دیکر جلاتے جائیں

محاورہ(۱۵۶) گل کھلنا: پھول کھلنا، شاد ہونا،

محاورہ(۱۵۶) خون رونا: بہت رونا، خون کے آنسو رونا

شعر(۱۶۰) گل کھلے گا آج یہ انکی نسیم فیض سے خون روتے آئیں گے ہم مسکراتے جائیں گے

محاورہ(۱۵۷) کروٹ نہ لینا: پلٹ کر نہ آنا

شعر(۱۶۱) پھر نہ کروٹ لی مدینے کی طرف ارے چل جھوٹے بہانے والے

محاورہ(۱۵۸) کلیجہ دھک سے ہونا: دل دہل جانا، خوفزدہ ہو جانا

شعر(۱۶۲) ہو گیا دھک سے کلیجہ میرا ہائے رخصت کی سنانے والے

محاورہ(۱۵۹) دامن تھامنا: وابستہ ہونا، ساتھ ہو لینا

محاورہ(۱۶۰) ہاتھ جھٹکنا: چھوڑنا، الگ کرنا

شعر(۱۶۳) عاصیو! تھام لو دامن ان کا وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

محاورہ(۱۶۱) پتا کھڑکنا یا پتہ کھڑکنا: اندیشہ ہو جانا، ڈر جانا

شعر(۱۶۴) نخل سے چھوٹ کے یہ کیا حال ہوا آہ! او پتے کھڑکنے والے

محاورہ(۱۶۲) پھوٹ بہنا: پھوڑا پھوٹ پھوٹ کے مواد جاری ہونا

شعر(۱۶۵) دیکھ اور زخم دل آپ کو سنبھال پھوٹ بہتے ہیں ٹپکنے والے

محاورہ(۱۶۳) دل لگانا: محبت کرنا

شعر(۱۶۶) دل ہمیں تم سے لگانا ہی نہ تھا اب سفر بار ہے کیا ہوتا ہے

محاورہ(۱۶۴) گلے کا ہار ہونا: چمٹنا

شعر(۱۶۷) اس کا غم ہے کہ ہر اک کی صورت گلے کا ہار ہے کیا ہوتا ہے

محاورہ(۱۶۵) عقل دنگ ہونا: حیران ہونا

محاورہ(۱۶۶) چرخ میں ہونا: چکر میں پڑنا

شعر(۱۶۸) عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے جان مراد اب کدھر ہائے ترا دھیان ہے

محاورہ(۱۶۷) کان لگانا: کان لگا کر سننا، دھیان دینا

شعر(۱۶۹) عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

محاورہ(۱۶۸) ہاتھ کھلے ہونا: فیاضی کی عادت ہونا

شعر(۱۷۰) کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے
بتاؤ اے مفلسو! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

محاورہ(۱۶۹) ہاتھ خالی ہونا: پاس روپیہ پیسہ یا کچھ نہ ہونا

شعر(۱۷۱) رضا منزل تو جیسی ہے وہ اک میں کیا سبھی کو ہے تم اس کو روتے ہو یہ تو کہو یاں ہاتھ خالی ہے

محاورہ(۱۷۰) آنکھ کا کاجل چرانا: کمال عیار ہونا

شعر(۱۷۲) آنکھ سے کاجل صاف چرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھری تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے

محاورہ(۱۷۱) مار رکھنا: برباد کر دینا، کام تمام کر دینا محاورہ(۱۷۱)۔دم میں آیا: دھوکہ کھایا

شعر(۱۷۳) یہ جو تجھکو بلاتا ہے یہ ٹھگ ہے مار ہی رکھے گا ہائے مسافر دم میں نہ آ تارت کیسی متوالی ہے

محاورہ(۱۷۲) کلیجہ دھک سے ہونا: دل دہل جانا، خوفزدہ ہو جانا

شعر(۱۷۴) بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہو جائے بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

محاورہ(۱۷۳)۔آفت ڈالنا: بلا نازل کرنا، مصیبت ڈالنا

شعر(۱۷۵) تم تو چاند عرب کے ہو پیارے تم تو عجم کے سورج ہو
دیکھو مجھ بے کس پر سب نے کیسی آفت ڈالی ہے

محاورہ(۱۷۴) مول چکانا: قیمت کا فیصلہ کرنا، ادائیگی کرنا

شعر(۱۷۶) وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا — ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

محاورہ(۱۷۵) دل کی کلی کھلنا: آرزو پوری ہونا

شعر(۱۷۷) صبا ہے مجھے صرصر دشت طیبہ — اسی سے کلی میری دل کی کھلی ہے

محاورہ(۱۷۶) خاک چھاننا: خوب تلاش کرنا، پھرتے رہنا

شعر(۱۷۸) جہاں کی خاک روبی نے چمن آرا کیا تجھ کو — صبا ہم نے بھی ان گلیوں کی خاک چھانی ہے

محاورہ(۱۷۷) دل میں ٹھاننا: پختہ ارادہ کرنا

شعر(۱۷۹) یہ سر ہو اور وہ خاک در وہ خاک در ہو اور یہ سر — رضا وہ بھی اگر چاہیں تو اب دل میں یہ ٹھانی ہے

محاورہ(۱۷۸) بن آنا: مراد حاصل ہونا، قسمت کھلنا، تدبیر کارگر ہونا

شعر(۱۸۰) سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے — گر ان کی رسائی ہے تو اپنی تو بن آئی ہے

محاورہ(۱۷۹) دم گھٹنا: جی گھبرانا، دم بند ہونا

محاورہ(۱۸۰) دھونی رمانا: کسی جگہ بیٹھ جانا

شعر(۱۸۱) اے دل یہ سلگنا کیا جلنا ہے تو جل بھی اٹھ — دم گھٹنے لگا کیا ظالم کیا دھونی رمائی ہے

محاورہ(۱۸۱) قیامت کرنا: غضب کرنا

شعر(۱۸۲) یاد قامت کرکے اٹھے قبر میں — جان محشر پر قیامت کیجیے

محاورہ(۱۸۲) آنکھ اٹھنا: شرم کے مارے آنکھ اونچی نہ کر پانا

شعر(۱۸۳) آنکھ تو اٹھتی نہیں دیں کیا جواب — ہم پہ بے پرسش ہی رحمت کیجیے

محاورہ(۱۸۳) دربدر پھرنا: سرگرداں پھرنا، آوارہ پھرنا

شعر(۱۸۴) دربدر کب تک پھریں خستہ خراب — طیبہ میں مدفن عنایت کیجیے

محاورہ(۱۸۴) منہ نہ کرنا: متوجہ نہ ہونا

شعر(۱۸۵) پھر پلٹ کر منہ نہ اس جانب کیا — سچ ہے اور دعوائے الفت کیجیے

محاورہ(۱۸۵) منہ دکھانے کا نہیں: روبرو ہونے کے قابل نہ ہونا

شعر(۱۸۶) اب تو آقا منہ دکھانے کا نہیں — کس طرح رفع ندامت کیجیے

محاورہ(۱۸۶) گھر لٹانا: فضول خرچی کرنا، برباد کرنا

شعر(۱۸۷) اپنے ہاتھوں خود لٹا بیٹھے ہیں گھر — کس پہ دعوائے بضاعت کیجیے

محاورہ(۱۸۷) منہ نہ پڑنا: جرأت نہ ہونا، ہمت نہ پڑنا

شعر(۱۸۸) عرض کا بھی اب تو منہ پڑتا نہیں — کیا علاج درد فرقت کیجیے

محاورہ(۱۸۸) منہ تکنا: صورت دیکھنا

شعر(۱۸۹) وہی آنکھ ان کا جو منہ تکے وہی لب کہ محو ہوں نعت کے

وہی سر جو ان کے لئے جھکے وہی دل جو ان پہ نثار ہے

محاورہ(۱۸۹) ادھر کے نہ ادھر کے(ادھر کی نہ ادھر کی): دین کے نہ دنیا کے، دوست کے نہ دشمن کے

شعر(۱۹۰) اف نجدیت نہ کفر نہ اسلام سب پہ حرف کافر ادھر کی ہے نہ ادھر کی ادھر کی ہے

محاورہ(۱۹۰) پرا جمانا: صف بنانا، قطار قائم کرنا

شعر(۱۹۱) تجلی حق کا سہرا سر پہ صلوۃ و تسلیم کی نچھاور

دو رویہ قدسی پرے جمائے کھڑے سلامی کے واسطے تھے

محاورہ(۱۹۱) لالے پڑنا: مصیبت میں پھنسنا، مشکل ہونا، نہایت نا امید ہونا

شعر(۱۹۲) خرد سے کہہ دو کہ سر جھکا لے گماں سے گذرے گذرنے والے

پڑے ہیں یاں خود جہت کو لالے کسے بتائے کدھر گئے تھے

محاورہ(۱۹۲)۔ رنگ لانا: رنگ پکڑنا، رنگین ہونا، اچھا دکھائی دینا

شعر(۱۹۳) وہ باغ کچھ ایسا رنگ لایا کہ غنچہ و گل کا فرق اٹھایا

گرہ میں کلیوں کی باغ پھولے گلوں کے تکمے لگے ہوئے تھے

محاورہ(۱۹۳) ہوش جانا: عقل گم ہونا، بے اوسان ہو جانا

محاورہ(۱۹۴) ہوا نہ پانا: سراغ نہ ملنا

شعر(۱۹۴) جھلک سی اک قدسیوں پہ آئی ہوا بھی دامن کی نہ پائی

سواری دولہا کی دور پہنچی برات میں ہوش ہی گئے تھے

محاورہ(۱۹۵) دم چڑھنا: ہانپنا

شعر(۱۹۵) جلو میں جو مرغ عقل اڑے تھے عجب برے حالوں گرتے پڑتے

وہ سدرہ ہی پر رہے تھے تھک کر چڑھا تھا دم تیور ا گئے تھے

محاورہ(۱۹۶) بات بڑھانا: جھگڑا بڑھانا، بحث بڑھانا

شعر(۱۹۶) اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

مستزاد سے

محاورہ(۱۹۷)۔ چھان ڈالنا: کمال تلاش اور جستجو کرنا

شعر(۱۹۶) یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا

تجھے یک نے یک بنایا

ضرب الامثال(۳) دور کے ڈھول سہانے: تعریف بہت پہلے سنی ہوگی کہ چیز دیکھنے پر اچھی ثابت نہ ہو

رباعی: ہرجا بلندئی فلک کا مذکور شاید ابھی دیکھے نہیں طیبہ کے قصور
انسان کو انصاف کا بھی پاس رہے گو دور کے ڈھول ہیں سہانے مشہور

خلاصہ کلام

جہاں تک راقم کی نگاہ پہنچی ہے اس نے حدائق بخشش ہر سہ حصص سے محاورات اور ضرب الامثال جمع کیے ہیں۔ ممکن ہے نگاہ چوک گئی ہو اور کچھ محاورے رہ بھی گئے ہوں۔ اسی طرح ضرب الامثال کی بھی نشاندہی کی ہے۔ کہیں کہیں چند اشعار کی مختصر تشریح بھی کی ہے۔ اس مضمون میں کلام رضا سے صرف محاوروں اور ضرب الامثال کی کثرت دکھانی مقصود ہے۔ امام احمد رضا کے کلام میں کچھ محاورے ایک سے زیادہ بار بھی آئے ہیں جیسے۔ بول بالا ہونا، خاک اڑانا وغیرہ۔

''الاستمداد'' میں محاورات اور ضرب الامثال

ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی (بریلی شریف)

مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز (م ۱۹۲۱ء) نے ۱۳۲۳ھ میں اپنے دوسرے حج و زیارت کے موقع پر دیو بند کے عناصر اربعہ مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد بنیٹھوی، مولوی اشرف علی تھانوی اور قاسم نانوتوی کی گستاخانہ عبارات پر علماء حرمین شریفین نے ان پر جو کفر و ارتداد کا فتویٰ لیا تھا اس کا کوئی اثر قبول کرنے کے بجائے اپنی عبارات کی تاویلات کرنا شروع کیں جو بدتر از ارتکاب گناہ تھیں۔

انہیں حالات کے سبب امام احمد رضا نے ایک دردناک فریاد، ایک پر آشوب استغاثہ، ایک خونچکار نظم بعنوان ''الاستمداد علی اجیال الارتداد'' (۱۳۳۷ھ) شائع کی جس میں ان ملایان دیو بند بشمول مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ظلم وستم اور اللہ ورسول کی بارگاہان قدس میں گستاخیوں اور مسلمان پر ان کے عقائد وایمان پر جارحانہ حملوں کی منظوم داستان مرتب کر دی۔

چھوٹی بحر کی یہ نظم ۱۳۶۱ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس نظم کے عنوانات اس طرح ہیں۔

۱۔ نعت انور سید اکرم صلی اللہ علیہ وسلم	:	۱۳۵ اشعار
۲۔ استمداد از شاہ رسالت بر کبرائے کفر و دوت	:	۱۱۵ اشعار
۳۔ اسمٰعیل دہلوی، وہابیہ اور دیو بندی	:	۱۹۶ اشعار
۴۔ امت محمدیہ علماء دیو بند کی نظر میں	:	۱۳ اشعار
۵۔ شرکستان وہابیہ	:	۱۲۸ اشعار
۶۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق دیو بندی علماء کا عقیدہ	:	۱۳۹ اشعار
۷۔ دیو بندی عقائد کے اضافے	:	۱۱۹ اشعار
۸۔ گنگوہی صاحب کے نظریات	:	۱۵۳ اشعار

۹۔ نانوتوی صاحب : ۱۳۲اشعار

۱۰۔ تھانوی صاحب کے نظریات : ۱۲۷اشعار

۱۱۔ ذکر احباب و دعاء احباب : ۱۲۴اشعار

(اکیس امام احمد رضا کے ۱۵ خلفاء کا ذکر ہے) ۱۳۶۱اشعار

زیر نظر نظم (عرفی نام۔ الاستمداد) زبان و بیان کی سادگی اور روانی کا نمونہ ہے۔ امام احمد رضا نے اس نظم میں محاورات کا بہت ہی خوبصورت اور برمحل استعمال کیا ہے جس کی وجہ سے ایجاز و بلاغت در آئے اور لطف مطالعہ کی کیفیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ راقم اس نظم میں مستعمل محاورہ کا ایک جائزہ پیش کر رہا ہے۔

محاورہ (۱) ناؤ ترانا: کشتی سلامتی کے ساتھ پار لگانا یا اڑانا

محاورہ (۲) نیو جمانا: نیو مضبوط کرنا

شعر (۱) ڈوبی ناویں تراتے ہیں یہ ہلتی نیویں جماتے ہیں یہ

(ایک شعر کے دونوں مصرعوں میں ایک ایک محاورہ ہے)

محاورہ (۳) آس بندھانا: امید بندھانا، آسرا دینا، نا امیدی دور کرنا

محاورہ (۴) نبض چلانا: جان دینا، زندگی کے آثار پیدا کر دینا

شعر (۲) ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں

(دونوں مصارع میں ایک ایک محاورہ)

محاورہ (۵) جان بجھانا: دکھ دور کرنا، مصیبت رفع کرنا

شعر (۳) جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

محاورہ (۶) رنگ دکھانا: اثر ظاہر کرنا، طرز دکھانا، جوہر دکھانا

شعر (۴) قادر کل کے نائب اکبر کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

محاورہ (۷) دامن چھپانا: عیب پوشی کرنا

شعر (۵) ننگوں بے ننگوں کا پردہ دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں

محاورہ (۸) شان گھٹانا: عزت و وقار کم کرنا، نقص دکھانا

محاورہ (۹) عیب لگانا: بہتان باندھنا، الزام دھرنا

شعر (۶) تیری شان گھٹاتے یہ ہیں رب کو عیب لگاتے یہ ہیں

محاورہ (۱۰) کام آنا: کارآمد ہونا

شعر (۷) ان کا نام دھرانا کا رے کفر کے کام تو آتے یہ ہیں

محاورہ (۱۱) منہ پہ خاک: چہرہ بدرونق ہونا، منہ پر خاک اڑنا

شعر (۸) ان کے منہ پہ خاک ہو کس کو مٹی میں مر کے ملاتے یہ ہیں

محاورہ (۱۲) خاک اڑانا: بدنام کرنا

محاورہ(۱۳) تہمت رکھنا: الزام دھرنا

شعر(۹) پھر اس کفر کی تہمت شہ پر   رکھ کر خاک اڑاتے یہ ہیں

محاورہ(۱۴) بہتان رکھنا: الزام دھرنا

شعر(۱۰) یہ بہتان بھی شہ پر رکھا   کتنا حق کو ستاتے یہ ہیں

محاورہ(۱۵) ہنڈی پٹانا: ہنڈی کا روپیہ وصول کرنا

شعر(۱۱) شہ کے حکم پر چلنے میں بھی   شرک کی ہنڈی پٹاتے یہ ہیں

محاورہ(۱۶) منہ پھیلانا: منہ کھولنا، زیادہ مانگنا، بہت لالچ کرنا، زیادہ قیمت مانگنا

شعر(۱۲) ورد کلمہ طیب پر بھی   شرک کا منہ پھیلاتے یہ ہیں

محاورہ(۱۷) نام سے جلنا: انتہائی نفرت کرنا، دشمنی کرنا

شعر(۱۳) اتنا جلتے ہیں نام شہ سے   کلمے سے کیناتے یہ ہیں

محاورہ(۱۸) پتھر بنانا: عاجز بنانا

شعر(۱۴) ساحر قادر لیکن شاہ کو   پتھر محض بناتے یہ ہیں

محاورہ(۱۹) زہر کھانا: دشمنی کرنا، بغض نکالنا

شعر(۱۵) شہ کی وجاہت شہ کی محبت   زہر کہاں نہیں کھاتے یہ ہیں

محاورہ(۲۰) زنجیر تڑانا: بہت غصہ میں آنا، فرار کی کوشش کرنا

شعر(۱۶) طیبہ کے جنگل کے ادب پر   کیا زنجیریں تڑاتے یہ ہیں

محاورہ(۲۱) خار کھانا: حسد کرنا، دشمنی کرنا یا رکھنا

شعر(۱۷) خر سے تو ان کو خیر ہی پہنچی   خار تو شہ سے کھاتے یہ ہیں

محاورہ(۲۲) تہمت اٹھانا: تہمت لگانا، جھوٹ باندھنا

شعر(۱۸) پھر اس کذب جلی کی تہمت   خود قرآن پر اٹھاتے یہ ہیں

محاورہ(۲۳) جان گنوانا: بے فائدہ جان دینا

شعر(۱۹) کاہے کی نیو نبی بننے کی   جس پر جان گنواتے یہ ہیں

محاورہ(۲۴) ٹانگ اڑانا: درمیان میں مداخلت کرنا

شعر(۲۰) بے سمجھے نہ سمجھائے صحابہ   اپنی ٹانگ اڑاتے یہ ہیں

محاورہ(۲۵)۔ دیدہ بچانا: نظر بچانا، نظر چرانا

شعر(۲۱) سارے سرک بدت پے بیٹھے   اب کیا دیدہ بچاتے یہ ہیں

(سرک۔ شرک، بدت۔ بدعت)

ضرب الامثال(۱): جیسی کرنی ویسی بھرنی: جیسا کام ویسا نتیجہ

شعر(۲۲) جیسی کرنی ویسی بھرنی   کاٹیں جیسی بواتے یہ ہیں

(جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ ضرب المثل ہے لیکن یہاں کاٹیں جیسی اور بونا ہے لہٰذا اسے ضرب المثل میں شمار نہیں کیا جارہا ہے)

محاورہ (۲۶) کھیل کھلانا: بازی کرانا

شعر (۲۳) اچھلے کودیں کلائیں کھائے — سب کھیل اس کو کھلاتے یہ ہیں

محاورہ (۲۷) ناچ دکھانا: کسی کے سامنے ناچنا

شعر (۲۴) چاروں سمت اک آن میں مونہہ ہو — ناچ اس کا یہ دکھاتے یہ ہیں

محاورہ (۲۸) ناچ نچانا: دوڑ دھوپ کرانا، حیران و پریشان کرنا

شعر (۲۵) اپنے خدا کو محفل محفل — کوڑی ناچ نچاتے یہ ہیں

محاورہ (۲۹) منہ کی پانا: اپنے منہ آپ ہی لعنت پانا

شعر (۲۶) لعن ابلیس پر اوروں کے منہ سے — اپنے ہی منہ کی پاتے یہ ہیں

محاورہ (۳۰) منہ کی کھانا: ذلیل ہونا، شرمندہ ہونا، اپنے منہ سے آپ قائل ہونا

شعر (۲۷) منہ کی پائی منہ کی کھائی — بچ کے کہاں اب جاتے یہ ہیں

محاورہ (۳۱) خیر منانا: بھلائی یا سلامتی چاہنا، اپنی فکر کرنا

شعر (۲۸) شرک اور کفر اوروں کیلئے شر — خیر اپنوں کی مناتے یہ ہیں

محاورہ (۳۲) بے پر کی اڑانا: گپ اڑانا، جھوٹی بات پھیلانا

شعر (۲۹) راد کو اس کا راوی گائیں — کیا بے پر کی اڑاتے یہ ہیں

محاورہ (۳۳) جال بچھانا: مکر و فریب کا ڈھنگ ڈالنا، گرفتار کرنے کی تدبیر کرنا، کسی کو پھانسنے کیلئے فریب کرنا

شعر (۳۰) انجان ان پڑھ کے جھیلنے کو — کیا کیا جال بچھاتے یہ ہیں

محاورہ (۳۴) دال گلانا: کام بنانا، کامیابی پانا

شعر (۳۱) ہندو کو کیا اہل سمجھتے — اپنی دال گلاتے یہ ہیں

محاورہ (۳۵) ہولی جلانا: آگ جلا کر کسی شئے کو خاک کرنا

شعر (۳۲) نام امام نے آگ لگادی — نجد کی ہولی جلاتے یہ ہیں

مطلب: حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی یاد منانا، سبیل و شربت کو وہابی حرام قرار دیتے ہیں۔ نام سرکار امام عالی مقام سن کر ہی اس طرح جل اٹھتے ہیں کہ نجد کی ہولی جلانے لگتے ہیں۔

محاورہ (۳۶) آفت میں آنا: مصیبت میں پھنسنا

شعر (۳۳) عبدالسلام سلامت جس سے — سخت آفات میں آتے یہ ہیں

محاورہ (۳۷) دیدار دکھانا: صورت دکھانا

شعر (۳۴) مولانا دیدار علی کو — کب دیدار دکھاتے یہ ہیں

☆☆☆